سوال

دعا

جواب

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرض نماز کے بعد امام صاحب کا دعا کروانا کیسا ہے اور اگر کوئی دعا کروانے کا کہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کے ثبوت میں کوئی مقبول حدیث نہیں ہے، نہایت تعجب کی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس (١٠) سال رہے، پانچوں وقت نمازیں پڑھائی، صحابہ کرم کی کثیر تعداد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی، مگران میں سے کوئی بھی اجتماعی دعا کا ذکر نہ کرے تو یہ اس کے بطلان کی واضح دلیل ہے! مولانا عبدالرحمان مبارکپوری کہتے ہیں کہ اگر کوئی انفرادی طور پر نماز کے بعد دعا ہاتھ اٹھا کر مانگ لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں! سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ '' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " تمہارا رب بڑا حیا کرنے والا اور سخی ہے، جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو انھیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے '' (ابن ماجہ : الدعا باب : رفع الیدین فی الدعا : ٣٨٦٥) امام ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن حجر رحم اللہ اور بہت سے علماء نے فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا انکار کیا ہے اور اسے بدعت کہا ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " عنقریب میری امّت میں ایسے لوگ پیدا ہونگے جو پانی کے استعمال میں اور دعا کرنے میں حد سے تجاوز کریں گے " (ابوداوٗد، الوتر، باب الدعا، حدیث٩٦، ١٤٨٠، ابن ماجہ، الدعا : ٣٨٦٤، اسے حکیم اور امام ذہبی نے صحیح کہا ہے) اجتماعی دعا کی دلیل میں بیان کی جانے والی تمام روایت ضعیف ہیں، تفصیل حسب ذیل ہے ؛ ١- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ " جو بندہ ہر نماز کے بعد اپنے دونو ہاتھ پھیلا کر دعا کرے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں کو نامراد نہیں لوٹاتا " - (ابن السنی) .. اسکی سند میں (الف) اسحاق بن خالد ہے جو منکر احادیث روایت کرتا ہے - (ب) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (اسکا ایک اور راوی) عبدالعزیز بن خصیف کا سیّدنا انس سے سننا معلوم نہیں " (ج) علاوہ ازیں اس روایت میں اجتماعی دعا کا ذکر نہیں ہے - (٢) سیّدنا یزید بن اسود عامری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کا سلام پھیرا اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی " (فتاویٰ نزیریہ) اس حدیث کی سند حسن ہے مگر مولانا عبید اللہ رحمانی لکھتے ہیں : " کتب احادیث کے اندر اس حدیث میں (ورفع یدیہ فدعا) دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی - کے الفاظ نہیں ہیں،، علاوہ ازیں اس میں بھی اجتماعی دعا کا ذکر نہیں ہے " امام شاطبی کتاب الاعتصام ٢٥٢/ ا میں بدعات اضافیہ سے مفصل بحث کے نتیجے میں ایک جگہ راقم ہیں۔ امثلۃ ھذا الاصل التزام الدعاء بعد الصلوات بالھیئۃ الاجتماع مقصود اس سے یہ ہے کہ اس چیز اصل میں صحیح اور نا جائز ہوتی ہے مگر تخصیص کی وجہ سے بدعت ہو جاتی ہے نماز کے بعد اجتماعی صورت میں دُعا کو ضروری سمجھنا اور پابندی کرنا اسی قسم سے ہے۔ اسی طرح ایک اور مقام پر لکھتے ہیں : '' اجتماعی شکل میں دُعا مانگنے اور ذکر کرنے میں جس کیلیئے اہل بدعت جمع ہو کر مانگتے ہیں سلف صالحین سے منع وارد ہے۔ " البتہ اگر کوئی شخص دُعا کیلیئے اپیل کرے تو پھر ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگی جا سکتی ہے۔ (تحفہ الاحوذی) ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث